بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلّم علیٰ رسولہ الکریم

اے، آر، سی ریسرچ پیپر نمبر (۴)

تشہد میں انگلی ہلانا اور جناب مرزا محمد علی جہلمی کا تسامح

تاریخ ۲۰ شوال المکرم ۱۴۴۱ھ۔ ۱۲ر جون ۲۰۲۰ء

جناب فیصل خان رضوی

ARC RESEARCH PAPER NO 4

12th June 2020

Tashahhud Mein Ungli Hilana aur Mirza Muhammad Ali Jhelumi ka Tasaamih

Janab Faisal Khan Razwi

ناشر

Ahle Sunnat
RESEARCH CENTRE
اہلِ سنّت ریسرچ سینٹر

Affiliated with:
AS SYED MAHMOOD ASHRAF
DARUL TEHQEEQ WA AL TASNEEF
السید محمود اشرف دار التحقیق والتصنیف

تشہد میں انگلی ہلانا اور جناب مرزا محمد علی جہلمی کا تسامح

ریسرچ پیپر نمبر (۴)

Research Paper No.4

نماز میں تشہد میں انگلی سے اشارہ:

نماز میں تشہد میں انگلی سے صرف اشارہ کرنا یا اس کو مسلسل ہلانے میں تو احناف کے مخالفین غیر مقلدین حضرات کا آپس میں اِس موضوع پر اختلاف موجود ہے، کچھ تشہد میں انگلی ہلانے اور کچھ تشہد میں لگا تار انگلی کو حرکت دینے کے قائل ہیں ۔ اور اِس میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جنہوں نے دونوں عمل کو جائز کہا اُن میں ایک غیر مقلد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی صاحب بھی ہیں ۔

غیر مقلد عطاء اللہ بھوجیانوی کا موقف:

فِيهِ اَنَّ التَّحرِيكَ سُنَّةٌ وَقَدْ وَرَدَ فِي حَدِيثِ ابْنِ زُبَيرٍ: وَلَا يُحَرِّكُهَا فَالجَمْعُ بَينَهُمَا اِنْ كَانَ يُحَرِّكُهَا تَارَةً وَلَا يُحَرِّكُهَا أُخْرٰى۔ وَاللهُ اَعلَمُ۔

ترجمہ:

اِس حدیث [حضرت وائل بن حجر] میں یہ ہے کہ حرکت دینا سنت ہے جب کہ حضرت ابن زبیر کی حدیث میں ہے کہ وَلَا يُحَرِّكُهَا یعنی حرکت نہ دینا۔ تو اِن دونوں روایات میں اِس طرح تطبیق ہوسکتی ہے کہ کبھی انگلی کو حرکت دی جائے اور کبھی نہ دی جائے ۔ واللہ اعلم۔

[التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی 2/ 236]

اِس موضوع پر لکھی جانے والی تقریباً تمام کتب زیر مطالعہ رہیں، کچھ لوگوں نے اِس مسئلہ پر انتہائی تشدد سے کام لیا اور اِس عمل کو مطلقاً مردود اور خلاف سنت عمل قرار دینے کی ناکام کوشش کی ۔ ہمارے ایک دوست جناب محترم فیاض صاحب نے جناب مرزا محمد علی صاحب کا ایک ویڈیو کلپ بھیجا، جس میں انہوں نے تشہد میں انگلی کو مسلسل حرکت دینے کے اثبات اور اُس کے خلاف حدیث پر گفتگو کی ۔ اس حد تک تو بات ہوتی تو کوئی بات تھی ، مگر جناب مرزا محمد علی صاحب نے تشہد میں انگلی کو حرکت دینے والی حدیث کو جب من گھڑت اور جھوٹی کہا تو حیرانگی ہوئی ، اور جناب نے دلیل یہ دی کہ جو لوگ تشہد میں انگلی کو حرکت نہیں دیتے اُن کی دلیل حضرت عبداللہ بن زبیر جو سنن نسائی اور سنن ابو داود میں ایک راوی محمد بن عجلان مدلس راوی ہے اور مدلس کی عن والی روایت قابل قبول نہیں ہوتی ۔ اس بات سے قطع نظر کہ اس روایت میں محمد بن عجلان کی تدلیس ثابت ہے کہ نہیں ، اگر مرزا صاحب نے اسے ضعیف کہا ہوتا تو بھی الگ بات ہوتی مگر جناب نے اپنی تحقیق میں ضعیف روایت کو موضوع اور من گھڑت کہا ، اس بات کو علمی وتحقیقی میدان میں کسی صورت قبول نہیں کیا جاسکتا ۔ کیوں کہ حدیث ضعیف پر جمہور علما نے کبھی بھی من گھڑت اور جھوٹ کا اطلاق ہرگز نہیں کیا ۔ مرزا محمد علی صاحب کا ضعیف حدیث کو جھوٹ کہنا بہت بڑی جسارت اور علمی کوتاہی و غلطی ہے ۔ اِس موضوع پر قارئین کرام ، مفتی رضا الحق اشرفی صاحب کی کتاب ’’ مُزِيْلُ التَّرَدُّدِ عَنْ عَدَمِ تَحْرِيْكِ الاِ صْبَعِ فِي التَّشَهُّدِ ‘‘ معروف بہ تشہد میں انگلی ہلانا؟ احادیث وآثار واقوال سلف کی روشنی میں ’’ کو ملاحظہ کیجئے ‘‘ ، جس میں تمام اعتراضات کے جوابات اور اس سلسلہ میں دیگر روایات اور علمائے غیر مقلدین کے حوالہ جات موجود ہیں ۔ مگر اس مقالہ میں صرف اس نکتہ کو مزید وضاحت کے ساتھ بیان کیا جائے گا جس پر جناب مرزا علی صاحب نے اعتراض کیا اور جس حدیث سے مرزا محمد علی جہلمی صاحب نے استدلال کیا۔

مرزا محمد علی جہلمی کا استدلال:

مرزا محمد علی جہلمی صاحب نے اپنی ایک ویڈیو میں ارشاد فرمایا:

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشہد میں انگلی کو ہلاتے تھے، اور اس کا حوالہ سنن نسائی کا دیا۔

امام نسائی نے حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی متن و سند کے ساتھ درج ذیل ہے۔

أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: "قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا قَالَ: وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا، ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً، ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا"

[سنن النسائی ۲/۱۲۶، حدیث ۸۸۹]

ترجمہ:

ہمیں خبر دی سوید بن نصر نے، انہوں کہا: ہمیں خبر دی عبداللہ بن مبارک نے زائدہ سے، انہوں نے کہا: ہم سے حدیث بیان کی عاصم بن کلیب نے، انہوں نے کہا: مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد نے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کہا: کہ میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی نماز کو دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ میں نے دیکھا، پھر حضرت وائل نے نماز کی کیفیت بیان کی اور فرمایا: پھر آپ ﷺ نے قعدہ کیا تو بائیں قدم کو بچھایا اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران اور گھٹنوں پہ رکھا اور داہنی کلائی کا کنارا داہنی ران پہ رکھا پھر دو انگلیوں کو موڑ کر حلقہ بنایا پھر انگلی کو اٹھایا تو میں نے دیکھا آپ اسے ہلاتے اور دعا فرماتے تھے۔

جواب:

جناب محمد علی مرزا صاحب نے جو دلیل پیش کی، اِس مقالہ میں اُس پر نقد صرف علمی و تحقیقی انداز میں ہوگی، کسی کی ذات پر اعتراض کرنا یا غلط جملہ استعمال کرنا اہل سنت کا نہ شیوہ ہے اور نہ مقصد۔ قارئین کرام کے سامنے حقائق پیش کرنا ضروری ہے، اِس تحقیق کا نتیجہ اخذ کرنے میں عوام الناس آزاد بھی ہیں اور اُن کا حق بھی ہے۔

(ا) پہلا نکتہ: اِس حدیث کے بارے میں یہ سمجھ لیں کہ حدیثِ وائل کو عاصم بن کلیب سے ان کے 12 تلامذہ نے روایت کیا ہے۔

(1) عبدالواحد بن زیاد (2) شعبہ (3) سفیان ثوری (4) زہیر بن معاویہ (5) سفیان بن عیینہ (6) سلام بن سلیم ابوالاحوص (7) بشر بن المفضل (8) عبداللہ بن ادریس (9) قیس بن الربیع (10) ابوعوانہ (11) خالد بن عبداللہ (12) زائدہ بن قدامہ۔

عاصم بن کلیب کے 12 شاگردوں میں سے صرف ایک شاگرد زائدہ بن قدامہ کی روایت میں یُحَرِّکُھَا (انگلی کو حرکت دیتے) کے الفاظ مذکور ہیں۔ باقی 11 شاگردوں کی روایت میں صرف انگلی سے اشارہ کرنے کا ذکر ہے مگر "انگلی کو ہلانے" کا ذکر کسی دوسری روایت میں نہیں ہے۔ اس لیے انگلی ہلانے کی بات عاصم بن کلیب سے مروی کرنے میں زائدہ بن قدامہ کا تفرد ہے۔ اب اس روایت میں عاصم بن کلیب سے زائدہ بن قدامہ نے جو زیادتی نقل کی، اس کو شاذ ضعیف کہنا یا شاذ مقبول سمجھنا، اس پر بحث کرنا مقصود نہیں کیوں کہ غیر مقلدین حضرات خود زیادت و اضافت کی قبولیت یا مخالفت کرنے میں اختلاف رکھتے ہیں۔ جو حضرات زیادت کو قبول کرتے ہیں وہ اس روایت کو اپنے حق میں استعمال کرتے ہیں اور

جوراوی کی زیادت کو قبول نہیں کرتے وہ اس روایت میں یُحَرِّکُھَا (انگلی کو حرکت دیتے) کو شاذ ہونے کی وجہ سے الفاظ کو تسلیم نہیں کرتے۔ اِس مقام پر عوام الناس کو صرف یُحَرِّکُھَا (انگلی کو حرکت دیتے) کے تفرد کو واضح کرنا مقصد تھا۔

حدیث وائل بن حجر کے بارے میں محدثین کرام کی آرا:

(۲) اب اس تفرد کو ذہن میں رکھتے ہوئے عوام الناس یہ بھی ملاحظہ کریں کہ اِس حدیث سے استدلال محدثین کرام نے بالکل اُسی طرح کیا جیسے کہ جناب مرزا محمد علی جہلمی صاحب نے کیا، یا کہ نہیں؟

حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ پر امام ابن خزیمہ کا موقف:

حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو صحیح ابن خزیمہ میں ذکر کرنے کے بعد ابن خزیمہ نے اس پر اپنا موقف یوں پیش کیا ہے۔

لَيْسَ فِي شَيْئٍ مِّنَ الاِخْبَارِ يُحَرِّكُهَا اِلَّا فِي هٰذَا الْخَبَرِ ـ زَائِدَةٌ ذَكَرَهٗ۔

ترجمہ:

اس حدیث کے سوا کسی حدیث میں انگلی ہلانے کا ذکر نہیں۔ اس کو صرف زائدہ نے (عاصم بن کلیب سے) روایت کیا ہے۔

[صحیح ابن خزیمہ 1 / 354 باب صفۃ وضع الیدین]

امام بیہقی کا موقف:

امام بیہقی اپنا موقف لکھتے ہیں:

فَيُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ الْمُرَادُ بِالتَّحْرِيْكِ الْاِشَارَةَ بِهَا ،لَا تَكْرِيْرَ تَحْرِيْكِهَا ،فَيَكُوْنَ مُوَافِقًا لِرِوَايَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

ترجمہ:

یہ احتمال ہے کہ انگلی کو ہلانے سے مراد اس سے اشارہ کرنا ہو، بار بار ہلانا نہ ہو۔ ایسی صورت میں حدیثِ وائل، حدیثِ ابن الزبیر کے موافق ہو جائے گی۔ واللہ اعلم۔

[السنن الکبری للبیہقی 2 / 189 باب من روی انہ اشار بھا ولم یحرکھا]

محدث ابن ملقن شافعی کا حوالہ:

محدث ابن ملقن شافعی بھی امام بیہقی کا موقف بیان کرتے ہیں۔

ثُمَّ قَالَ: يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ مُرَادُهٗ بِالتَّحْرِيكِ الْإِشَارَةَ بِهَا لَا (تَكْرِيرَ) تَحْرِيْكِهَا ،فَيَكُوْنَ مُوَافِقًا لِحَدِيْثِ ابْنِ الزُّبَيْرِ۔ يَعْنِي: الْآتِي بعده.

ترجمہ:

پھر امام بیہقی نے کہا: احتمال ہے کہ انگلی کو ہلانے سے مراد اس سے اشارہ کرنا ہو، بار بار ہلانا نہ ہو۔ ایسی صورت میں حدیث وائل، حدیثِ ابن الزبیر کے موافق ہو جائے گی۔ [البدر المنیر/ 11]

حافظ ابن حجر عسقلانی کا حوالہ:

حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی بھی اپنی کتاب میں امام بیہقی کے قول کو نقل کرتے ہیں۔

وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ مُرَادُهُ بِالتَّحْرِيكِ الْإِشَارَةَ بِهَا لَا تَكْرِيرَ تَحْرِيكِهَا حَتَّى لَا يُعَارِضَ۔

ترجمہ:

اور امام بیہقی نے کہا: کہ یہ احتمال ہے کہ انگلی کو ہلانے سے مراد اس سے اشارہ کرنا ہو، بار بار ہلانا نہ ہو۔ایسی صورت میں حدیث وائل، حدیثِ ابن الزبیر کے موافق ہو جائے گی۔ [التلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الرافعی الکبیر 1 / 470]

علامہ ذہبی کا حوالہ:

يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِالتَّحْرِيكِ الْإِشَارَةَ بِهَا لَا تَكْرِيرَ حَرَكَتِهَا، فَيَكُونَ مُوَافِقًا لِرِوَايَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ۔

ترجمہ:

یہ احتمال ہے کہ انگلی کو ہلانے سے مراد اس سے اشارہ کرنا ہو، بار بار ہلانا نہ ہو۔ایسی صورت میں حدیث وائل، حدیثِ ابن الزبیر کے موافق ہو جائے گی۔ [المہذب فی اختصار السنن الکبیر 2 / 578]

عرب محقق شیخ شعیب الارنووط کا موقف:

عرب محقق شیخ شعیب الارنووط صحیح ابن حبان کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ. لَكِنْ جُمْلَةَ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا شَاذَّةٌ انْفَرَدَ بِهَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ دُونَ مَنْ رَوَاهُ مِنَ الثِّقَاتِ وَهُمْ جَمْعٌ يَزِيدُ عَلَى الْعَشَرَةِ۔

ترجمہ:

حدیث وائل کی سند قوی ہے۔اس کے رجال، رجال صحیح ہیں لیکن یہ جملہ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا (میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی انگلی ہلاتے ہوئے دیکھا) شاذ ہے۔اس جملے کو تنہا زائدہ بن قدامہ نے ذکر کیا ہے اور دوسرے ثقہ راویوں کی ایک جماعت جن کی تعداد دس سے زائد ہے، نے اس جملے کو ذکر نہیں کیا ہے۔

[صحیح ابن حبان مع تعلیقات الالبانی، تحقیق شعیب ارنووط 5 / 170]

قارئین کرام کے سامنے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی حدیث پر محدثین کرام اور محققین کی آرا پیش کر دی گئی ہیں، جس سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اس سے مراد مسلسل انگلی کو حرکت دینا نہیں ہے۔

محدث ابو عوانہ کا موقف:

ابو عوانہ نے حدیث عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے یہ عنوان قائم کیا: باب الاشارة بالسبابة الی القبلة ورمی البصر الیها وترك تحریکها بالاشارة۔ سبابہ انگلی سے قبلہ کی طرف اشارہ کرنا اور نگاہ کو انگلی کی طرف جمانا اور اشارہ کے وقت انگلی کو نہ ہلانا۔

[مستخرج ابی عوانہ 1 / 539]

انگلی نہ ہلانے کی دلیل:

اہل سنت و جماعت کے سخت مخالف جناب مرزا محمد علی جہلمی صاحب نے انگلی نہ ہلانے کا موقف رکھنے والوں کی جس دلیل کو موضوع اور جھوٹ

کہا، اس کو ملاحظہ کیجئے۔

حدیث حضرت ابن زبیر:

(1) امام نسائی روایت نقل کرتے ہیں:

أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا، وَلَا يُحَرِّكُهَا۔

ترجمہ:

ہم سے حدیث بیان کی ایوب بن محمد الوزان نے، انہوں نے کہا: ہم سے حدیث بیان کی حجاج نے، انہوں نے کہا: کہ ابن جریج نے کہا: کہ مجھے خبر دی زیاد نے محمد بن عجلان سے، انہوں نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب تشہد پڑھتے تو انگلی سے اشارہ کرتے اور اُسے نہیں ہلاتے تھے۔ [سنن النسائی 3 / 37 باب بسط الیسریٰ علی الرکبۃ حدیث 1270]

اِس حدیث کو امام ابو داؤد نے بھی اپنی کتاب میں سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(2) محدث امام ابو داؤد روایت نقل کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ ذَكَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا، وَلَا يُحَرِّكُهَا۔

ترجمہ:

عامر بن عبد اللہ سے مروی ہے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب دعا فرماتے (تشہد پڑھتے) تو انگلی سے اشارہ فرماتے اور انگلی کو نہیں ہلاتے تھے۔ [سنن ابی داؤد باب الاشارۃ فی التشہد 1 / 260 حدیث 989]

اس حدیث کو محدث ابو عوانہ بھی اپنی کتاب میں سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

(3) محدث ابو عوانہ نے فرمایا:

حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَيُوسُفُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا: ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، "أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا"

ترجمہ:

ہم سے حدیث بیان کی ہلال ابن العلاء اور یوسف بن مسلم نے، دونوں نے کہا: ہم سے حدیث بیان کی حجاج نے، انہوں نے کہا: ہم سے حدیث بیان کی ابن جریج نے، انہوں نے کہا: مجھے خبر دی زیاد نے محمد بن عجلان سے، انہوں نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے، انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ جب دعا (تشہد) پڑھتے تو انگلی سے اشارہ فرماتے اور اس کو نہیں ہلاتے تھے۔

[مستخرج ابی عوانہ 1 / 539 باب الاشارۃ بالسبابۃ الی القبلۃ حدیث 2019]

اس کے علاوہ یہ حدیث متعدد کتب حدیث میں سند کے ساتھ مروی ہے۔

(4) مصنف عبد الرزاق 2 / 249 باب رفع الیدین فی الدعاء حدیث 3242،

(5) السنن الکبریٰ للبیہقی 2 / 189 باب من روی انہ اشار بھا ولم یحرکھا حدیث 2786،

(6) المعجم الکبیر 13 / 99 باب سن عبد اللہ بن الزبیر ووفاتہ حدیث 238،

مرزا محمد علی جہلمی صاحب کا اعتراض-محمد بن عجلان کی تدلیس:

مذکورہ پیش کردہ روایت پر جناب مرزا محمد علی صاحب نے محمد بن عجلان کی تدلیس اور ابن عجلان کی تدلیس کی وجہ سے اس روایت کو جھوٹ یا من گھڑت کہا ہے۔

جواب:

مرزا صاحب کا محمد بن عجلان کی تدلیس پر جو اعتراض ہے، اِس پر تحقیق پیش کرنے سے پہلے ایک بات واضح کر دینا مناسب ہے کہ اس حدیث پر ابن عجلان کی تدلیس کا اعتراض غیر مقلدین حضرات جو کہ تشہد میں انگلی کو مسلسل ہلانے کا موقف رکھتے ہیں ان میں سے بھی چند حضرات جیسے غیر مقلد زبیر علی زئی نے اس روایت پر ابن عجلان کی تدلیس کا اعتراض کیا، اور لگتا ہے کہ شاید جناب مرزا صاحب نے بھی وہی دلیل اعتراض پیش کرنے میں اس حدیث سے جان خلاصی سمجھی، بہر حال معاملہ جو بھی ہو اس روایت پر تدلیس کے اعتراض پر چند معروضات پیش خدمت ہیں۔

اول:

محمد بن عجلان پر اِس خاص روایت میں تدلیس کا الزام تحقیقی میدان میں کچھ اہمیت نہیں رکھتا کیوں کہ اس روایت کو اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ۔

ترجمہ:

ہم (امام مسلم) سے حدیث بیان کی قتیبہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے حدیث بیان کی لیث نے ابن عجلان سے، انہوں نے کہا: مجھ سے حدیث بیان کی عامر بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنے والد سے۔ ان کے والد (عبد اللہ بن زبیر) نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے قعدہ میں ہوتے تو اپنے بائیں قدم کو اپنی دونوں ران اور پنڈلی کے درمیان رکھتے اور داہنے قدم کو نصب کر دیتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر اور داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر رکھتے اور اپنی انگلی سے اشارہ کرتے۔

[صحیح مسلم 1 / 408 باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ وکیفیۃ وضع الیدین علی الفخذین]

نکتہ:

اس پر کوئی شخص یہ اعتراض بھی کرسکتا ہے کہ صحیح مسلم میں محمد بن عجلان کی روایت سے سماع کا ثبوت تو مل گیا مگر اس حدیث میں تو لا یحرکھا انگلی نہ ہلانے کے الفاظ نہیں۔

مگر یہ اعتراض چنداں مضر نہیں، اس لیے کہ اگر صحیح مسلم میں لا یحرکھا انگلی نہ ہلانے کے الفاظ نہیں، مگر اس میں محمد بن عجلان کا اپنے شیخ عبد اللہ بن عامر سے سماع کا ثبوت ضرور ہے۔ اور محدثین کرام کے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ جب مدلس راوی کے مخرج کا معلوم ہو جائے تو اس پر تدلیس کا الزام خاص روایت میں لاگو نہیں ہوتا۔ کیوں کہ ابن عجلان کا اپنے شیخ و استاد عامر بن عبد اللہ سے سماع بھی صحیح مسلم سے ثابت ہوا اور مزید یہ کہ روایت بھی وہی ہے اور مخرج بھی وہی۔ اس لیے اگر سنن نسائی اور سنن ابی داود میں باقی روایت موجود ہے اور صرف لا یحرکھا کے الفاظ موجود

نہیں تو اس سے سنن نسائی میں ابن عجلان پر تدلیس کے الزام کی وجہ سے حدیث پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔کیوں کہ صحیح مسلم کی روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ محمد بن عجلان نے اپنے استاد عامر بن عبداللہ سے یہ روایت سماع کی۔اس علمی نکتہ کو علمائے کرام بخوبی جانتے ہیں۔

علمی دلیل:

جناب محمد علی مرزا صاحب نے تشہد میں انگلی نہ ہلانے والے یکسر موقف کو رد تو کر دیا مگر شاید دیگر روایات کا مطالعہ سیر حاصل طور پر نہ کر سکے۔

محدث ابن حبان اپنی کتاب الثقات میں ایک روایت سنداً پیش کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ بن عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى على رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَيُشِيرُ بِإِصْبُعِهِ وَلا يُحَرِّكُهَا وَيَقُولُ إِنَّهَا مَذَبَّةُ الشَّيْطَانِ وَيَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

[الثقات 10863]

ترجمہ:

حضرت نافع عن ابن عمر کی سند سے ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اپنا دایاں ہاتھ داہنے گھٹنے پر اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے تھے، اور انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اس کو حرکت نہیں دیا کرتے تھے، اور حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ ایسا عمل کرنا شیطان کے لیے چونکا دینا والا ہے۔اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

سند کی تحقیق:

مذکورہ روایت کی سند کے راویوں کی مختصر توثیق یا تعریف ملاحظہ کریں۔

عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بنِ بُجَيْرٍ الإِمَامُ،	الحَافِظُ، الثَّبْتُ	[سير أعلام النبلاء 402/14]
زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ	ثقة حافظ	[تقريب التهذيب 2114]
أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عبد الملك ابن عمرو القيسي	ثقة	[تقريب التهذيب 4199]
كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ	صدوق يخطىء	[تقريب التهذيب 5611]
مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ	ثقة	[تقريب التهذيب 6647]
نَافِعٍ	ثقة ثبت فقيه	[تقريب التهذيب 7086]
ابنِ عُمَرَ	أحد المكثرين من الصحابة	[تقريب التهذيب 3490]

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا حضرات کی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو مرفوع بھی بیان کیا۔

حضرت عروہ بن زبیر کا اثر:

محدث ابن ابی شیبہ نے فرمایا:

حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يُحَرِّكُهَا۔

ترجمہ:

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تشہد میں اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور

اس کو ہلاتے نہیں تھے۔ [مصنف ابن ابی شیبۃ 2/230 باب فی الدعاء فی الصلاۃ باصبع حدیث 8437،29695]

جناب مرزا محمد علی صاحب جو حدیث وصحابہ کرام کے آثار پر عمل کرنے کا دعوی کرتے ہیں، اِس مذکورہ روایت کے بعد دیکھتے ہیں کہ جناب اپنے دعوی کے مطابق اس پر عمل بھی کرتے ہیں کہ نہیں؟

راقم نے دونوں طرف کے موقف کو محدثین کرام اور اصول حدیث کی روشنی میں علما اور عوام الناس کے سامنے پیش کر دیا ہے، اس کا نتیجہ اور اس پر عمل یہ قارئین کرام کی اپنی صوابدید اور علمی استعداد پر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حق بات کہنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جناب فیصل خان رضوی